سوال

(672) پہلی بیوی کے کہنے پر دوسری بیوی پر تہمت لگا کر طلاق دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی جو کھاتے پیتے گھر کی تھی، جبکہ وہ اس سے پہلے اپنی ایک بیوی کو طلاق دے چکا تھا، اس نے شرط کی کہ اگر اس نے اپنی مطلقہ کو دوبارہ بسایا تو اس عورت کا حق مہر فوراادا کرے گا۔ چنانچہ شادی کے بعد اس نے اپنی پہلی مطلقہ کو اپنے گھر میں آباد کر لیا۔ پھر شوہر نے اور اس کی پہلی بیوی نے اس دوسری پر الزام لگایا بلکہ بدکاری کی تہمت لگا دی کہ یہ زنا سے حاملہ تھی۔ چنانچہ شوہر نے اسے (دوسری کو) طلاق دے دی جبکہ وہ اس سے دخول کر چکا تھا۔ اب ان دونوں پر کیا واجب ہے؟ کیا ان دونوں کی بات قابل تسلیم وقبول ہے؟ اور کیا اس سے حق مہر ساقط ہو جاتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

پہلی مطلقہ عورت کو بسبب تہمت لگانے کے اسی درے لگنے چاہئیں بشرطیکہ تہمت زدہ اس کا مطالبہ کرے اور یہ آئندہ ہمیشہ کے لیے گواہی کے معاملے میں ناقابل قبول ہوگی، کیونکہ یہ فاسقہ ہے، اور یہی حکم اس مرد کا ہے کہ اسے اسی درے لگائے جائیں بشرطیکہ تہمت زدہ اس کا مطالبہ کرے اور یہ بھی ہمیشہ کے لیے مردود الشہادة ہوگا (یعنی اس کی گواہی کہیں قبول نہیں ہوگی) کیونکہ یہ فاسق ہے بشرطیکہ توبہ نہ کرے۔

اور یہ مسئلہ کہ کیا لعان سے حد (قذف) ساقط ہو جائے گی؟ اس میں فقہائے حنابلہ کے تین قول ہیں: (1)۔۔لعان کرے۔ (2)۔۔لعان نہ کرے۔ (3)۔۔اور اگر بچہ ہوا اور وہ اس سے انکار کرنا چاہتا ہو تو لعان کرے ورنہ نہیں۔ اور اس عورت کا حق مہر اس شوہر کے ذمے رہے گا، لعان سے ساقط نہیں ہوگا جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اور اس پر ائمہ کا اتفاق ہے۔ سوائے اس کے جو ہم نے لعان کے بارے میں ذکر کیا، اس میں تین قول ہیں:

1۔ لعان نہ کرے بلکہ اسے تہمت کی حد لگائی جائے اور شہادت ساقط کر دی جائے۔ امام احمد رحمہ اللہ سے مروی سب سے مشہور روایت یہی ہے، اور امام شافعی رحمہ اللہ کے اقوال میں سے ایک قول یہی ہے۔

2۔ لعان کرے۔ یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب ہے اور ایک قول امام احمد رحمہ اللہ کا بھی ہے۔

3۔ اگر حمل ہو تو لعان کرے اگر شوہر اس کا انکار کرتا ہو، ورنہ نہیں۔ مذہب امام شافعی رحمہ اللہ کے دو اقوال میں سے ایک قول یہی ہے اور امام احمد رحمہ اللہ کی بھی ایک روایت اسی طرح ہے۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا]

صفحہ نمبر 477

محدث فتویٰ